

امر مستحب میں کھوکھرائی کا ترک جائز ہے؟ ہرگز نہیں! تو پھر کیوں امر مستحب کے نام پر فرائض سے لاپرواہی برتی جا رہی ہے؟ اللہ کی بارگاہ میں اگر ہم نے سر نیاز جھکانا چھوڑ دیا تو پھر ہم سے بڑھ کر بے عقل، احمق اور نادان کون ہوگا؟ اور شیطان بھی تو یہی چاہتا ہے کہ ہم امر مستحب کے نام پر فرائض سے غافل ہو جائیں۔ لہذا ہم پر لازم ہے کہ اولین فرصت میں نماز کی طرف سبقت کریں اور ملف صالحین، صاحب عبادت کے واقعات، حالات و قصص سے درس عبرت پکڑیں۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی پر جنوبی ہند میں تحقیقی مقالات

محمد عرفان محی الدین قادری

ریسرچ اسکالر، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد (۱)

مولانا خوشتر نورانی صاحب! السلام علیکم..... آپ کے موثر رسالہ ”جام نور“ کے شمارے ”محدث اعظم نمبر“ اور مئی ۲۰۱۱ء باصرہ نواز ہوتے ہیں۔ ”محدث اعظم نمبر“ میں پروفیسر عبدالحمید بیدار شعبہ اردو عثمانیہ یونیورسٹی کا مقالہ شائع ہوا، ان کا نام عبدالحمید بیدار نہیں بلکہ عبدالحمید بیدار ہے۔ مئی ۲۰۱۱ء کے شمارے میں مولانا ذیشان احمد مصباحی کا مقالہ رضویات میں نئی نگریں پیش کر رہا ہے۔ مولانا نے جن امور کی طرف توجہ مبذول فرمائی ہے یقیناً بجائے۔ فتاویٰ رضویہ کا عربی ترجمہ اس لیے ضروری ہے کہ اس سے عرب مکمل لک میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کو متعارف کرانا ہوگا۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی کئی کتب کی تقریب بھی ہو چکی ہے اور وہ منظر عام پر آ چکی ہیں بشمول عربی زبان میں کتاب سبک منقول کرنے کا کام جو دہلیک اور مصر میں ہوا اس سے اعلیٰ حضرت کی علمی و عبرتی شخصیت عالم اسلام میں متعارف ہوئی۔ مولانا ذیشان احمد رسول قادری نے مجھے یہ اطلاع دی تھی کہ فتاویٰ رضویہ سے عربی فتاویٰ کی تخریج دو جلدوں میں ہو چکی ہے، لیکن ابھی اس کی تحقیق باقی ہے۔ فتاویٰ رضویہ کو عربی میں ترجمہ کرنے سے قبل ان دو جلدوں کو مع تحقیق و تخریج منظر عام پر لایا جائے۔

مولانا ذیشان احمد مصباحی نے عربی زبان میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی خدمات پر جو کام ہوا اس کے متعلق یہ تحریر کیا ہے:

”مولانا ممتاز احمد سدیدی نے جامعۃ الازھر سے عربی شاعری پر مقالہ لکھ کر ڈگری حاصل کی۔“ مولانا ممتاز احمد سدیدی کا یہ مقالہ فل (M.Phil) کی ڈگری کے لیے لکھا گیا تھا۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی پر عربی زبان میں جو تحقیقی مقالات پیش کیے گئے اس کی تفصیل یہ ہے:

(۱) ڈاکٹر محمود بریلوی نے شعبہ عربی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے ”اعلیٰ حضرت کی عربی زبان میں خدمات“ پر ایم۔فل کا مقالہ پیش کیا اور اس کے یہ کام شعبہ عربی سے ہوا لیکن مقالہ اردو میں تحریر کیا گیا اور انھیں ڈگری تفویض کی گئی۔

(۲) مولانا ممتاز احمد سدیدی نے جامعۃ الازھر مصر سے ”الامام احمد رضا شاعر اعرابیا“ پر ایم فل کا مقالہ پیش کیا جس پر انھیں ڈگری تفویض کی گئی۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی پر عربی زبان میں ہندوپاک میں صرف ایک پی ایچ ڈی کا ذکر ملتا ہے۔

(۱) ڈاکٹر سید شاہد علی نورانی نے پنجاب یونیورسٹی لاہور پاکستان سے ”الشیخ احمد رضا شاعر اعرابیا مع تدوین دیوانہ“ پر مقالہ پیش کیا اور انھیں ۲۰۰۴ء میں ڈگری تفویض کی گئی۔ اسی پنجاب یونیورسٹی سے ڈاکٹر محمد اسحاق جلالی صاحب نے ”الزلال الانقی من بحر سبک الانقی“ پر پی ایچ ڈی کی ہے لیکن یہ معلوم نہ ہو سکا کہ یہ عربی زبان میں ہے یا اردو زبان میں۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی پر ہندوستان میں ایک بھی پی ایچ ڈی عربی زبان میں نہیں ہوئی۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی پر جنوبی ہند میں تحقیقی مقالات پیش کیے گئے ان میں ایک اردو میں پی ایچ ڈی ہے اور تین مقالات عربی زبان میں ہیں۔

(۱) مولانا غلام مصطفیٰ نجم القادری نے میسور یونیورسٹی سے ”امام احمد رضا اور عشق مصطفیٰ“ پر اپنا پی ایچ ڈی کا مقالہ پیش کیا اور انھیں ڈگری تفویض کی گئی عربی زبان میں جنوبی ہند میں تین مقالات پیش کیے گئے جس کی تفصیل یہ ہے:

(۱) سید غوث محی الدین عرف اعظم پاشا خانوادہ موسویہ حیدرآباد کے چشم و چراغ کو شعبہ عربی عثمانیہ یونیورسٹی سے ڈاکٹر غلام محمد کے

